https://www.afkareislami.com

(۳۷۰) وَرُوِیَ اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ

قَلَّمَا اعْتَدَلَ بِهِ الْمِنْبَرُ اِلَّا قَالَ اَمَامَ الْخُطْبَةِ:

اَیُّهَا النَّاسُ! اتَّقُوا اللهَ، فَمَا خُلِقَ امْرَءٌ عَبَثًا فَیَلْهُوَ، وَ لَا تُرِكَ سُدًی فَیَلْغُوَ، وَ مَا دُنْیَاهُ الَّتِیْ تَحَسَّنَتْ لَهٗ بِخَلَفٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ الَّتِیْ قَبَّحَهَا سُوْٓءُ النَّظَرِ عِنْدَهٗ، وَ مَا الْمَغْرُوْرُ الَّذِیْ ظَفِرَ مِنَ الدُّنْیَا بِاَعْلٰی هِمَّتِهٖ كَالْاٰخَرِ الَّذِیْ ظَفِرَ مِنَ الْاٰخِرَةِ بِاَدْنٰی سُهْمَتِهٖ.

(۳۷۰)

جب بھی آپؑ منبر پر رونق افروز ہوتے تو ایسا اتفاق کم ہوتا تھا کہ خطبہ سے پہلے یہ کلمات نہ فرمائیں:

اے لوگو! اللہ سے ڈرو، کیونکہ کوئی شخص بے کار پیدا نہیں کیا گیا کہ وہ کھیل کود میں پڑ جائے، اور نہ اسے بے قید و بند چھوڑ دیا گیا ہے کہ بیہودگیاں کرنے لگے، اور یہ دنیا جو اس کیلئے آراستہ و پیراستہ ہے اس آخرت کا عوض نہیں ہو سکتی جس کو اس کی غلط نگاہ نے بری صورت میں پیش کیا ہے۔ وہ فریب خوردہ جو اپنی بلند ہمتی سے دنیا حاصل کرنے میں کامیاب ہوا اس دوسرے شخص کے مانند نہیں ہو سکتا جس نے تھوڑا بہت آخرت کا حصہ حاصل کر لیا ہو۔

(۳۷۱) وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

لَا شَرَفَ اَعْلٰی مِنَ الْاِسْلَامِ، وَ لَا عِزَّ اَعَزُّ مِنَ التَّقْوٰی، وَ لَا مَعْقِلَ اَحْسَنُ مِنَ الْوَرَعِ، وَ لَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ، وَ لَا كَنْزَ اَغْنٰی مِنَ الْقَنَاعَةِ، وَ لَا مَالَ اَذْهَبُ لِلْفَاقَةِ مِنَ الرِّضٰی بِالْقُوْتِ، وَ مَنِ اقْتَصَرَ عَلٰی بُلْغَةِ الْكَفَافِ فَقَدِ انْتَظَمَ الرَّاحَةَ، وَ تَبَوَّاَ خَفْضَ الدَّعَةِ، وَ الرَّغْبَةُ مِفْتَاحُ النَّصَبِ وَ مَطِیَّةُ التَّعَبِ، وَ الْحِرْصُ وَ الْكِبْرُ وَ الْحَسَدُ دَوَاعٍ اِلَی التَّقَحُّمِ فِی الذُّنُوْبِ، وَ الشَّرُّ جَامِعٌ لِّمَسَاوِیِ الْعُیُوْبِ.

(۳۷۱)

کوئی شرف اسلام سے بلند تر نہیں۔ کوئی بزرگی تقویٰ سے زیادہ باوقار نہیں۔ کوئی پناہ گاہ پرہیز گاری سے بہتر نہیں۔ کوئی سفارش کرنے والا توبہ سے بڑھ کر کامیاب نہیں۔ کوئی خزانہ قناعت سے زیادہ بے نیاز کرنے والا نہیں۔ کوئی مال بقدر کفاف پر رضامند رہنے سے بڑھ کر فقر و احتیاج کا دور کرنے والا نہیں۔ جو شخص قدرِ حاجت پر اکتفا کر لیتا ہے وہ آسائش و راحت پا لیتا ہے اور آرام و آسودگی میں منزل بنا لیتا ہے۔ خواہش و رغبت، رنج و تکلیف کی کلید اور مشقت و اندوہ کی سواری ہے۔ حرص، تکبر اور حسد، گناہوں میں پھاند پڑنے کے محرکات ہیں، اور بدکرداری تمام برے عیوب کو حاوی ہے۔

https://www.afkareislami.com

(۳۷۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ:

يَا جَابِرُ! قِوَامُ الدِّيْنِ وَ الدُّنْيَا بِاَرْبَعَةٍ: عَالِمٍ مُّسْتَعْمِلٍ عِلْمَهٗ، وَ جَاهِلٍ لَّا يَسْتَنْكِفُ اَنْ يَّتَعَلَّمَ، وَ جَوَادٍ لَّا يَبْخَلُ بِمَعْرُوْفِهٖ، وَ فَقِيْرٍ لَّا يَبِيْعُ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَاهُ؛ فَاِذَا ضَيَّعَ الْعَالِمُ عِلْمَهُ اسْتَنْكَفَ الْجَاهِلُ اَنْ يَّتَعَلَّمَ، وَ اِذَا بَخِلَ الْغَنِيُّ بِمَعْرُوْفِهٖ بَاعَ الْفَقِيْرُ اٰخِرَتَهٗ بِدُنْيَاهُ.

يَا جَابِرُ! مَنْ كَثُرَتْ نِعَمُ اللهِ عَلَيْهِ كَثُرَتْ حَوَآئِجُ النَّاسِ اِلَيْهِ، فَمَنْ قَامَ لِلّٰهِ فِيْهَا بِمَا يَجِبُ عَرَّضَهَا لِلدَّوَامِ وَ الْبَقَآءِ، وَ مَنْ لَّمْ يَقُمْ فِيْهَا بِمَا يَجِبُ عَرَّضَهَا لِلزَّوَالِ وَ الْفَنَآءِ.

(۳۷۲)

جابر ابن عبداللہ انصاری سے فرمایا:

اے جابر! چار قسم کے آدمیوں سے دین و دنیا کا قیام ہے: ”عالم“ جو اپنے علم کو کام میں لاتا ہو، ”جاہل“ جو علم کے حاصل کرنے میں عار نہ کرتا ہو، ”سخی“ جو داد و دہش میں بخل نہ کرتا ہو اور ”فقیر“ جو آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچتا ہو۔ تو جب عالم اپنے علم کو برباد کرے گا تو جاہل اس کے سیکھنے میں عار سمجھے گا، اور جب دولت مند نیکی و احسان میں بخل کرے گا تو فقیر اپنی آخرت دنیا کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

اے جابر! جس پر اللہ کی نعمتیں زیادہ ہوں گی لوگوں کی حاجتیں بھی اس کے دامن سے زیادہ وابستہ ہوں گی، لہٰذا جو شخص ان نعمتوں پر عائد ہونے والے حقوق کو اللہ کی خاطر ادا کرے گا، وہ ان کیلئے دوام و ہمیشگی کا سامان کرے گا اور جو ان واجب حقوق کے ادا کرنے کیلئے کھڑا نہیں ہو گا وہ انہیں فنا و بربادی کی زد پر لے آئے گا۔

(۳۷۳) {وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ}

وَ رَوَى ابْنُ جَرِيْرِ الطَّبَرِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى الْفَقِيْهِ ــ وَ كَانَ مِمَّنْ خَرَجَ لِقِتَالِ الْحَجَّاجِ مَعَ ابْنِ الْاَشْعَثِ ــ اَنَّهٗ قَالَ فِيْمَا كَانَ يَحُضُّ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْجِهَادِ: اِنِّيْ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَیْہِ السَّلَامُ يَقُوْلُ يَوْمَ لَقِيْنَاۤ اَهْلَ الشَّامِ:

اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ! اِنَّهٗ مَنْ رَّاٰى عُدْوَانًا يُّعْمَلُ بِهٖ وَ مُنْكَرًا يُّدْعٰۤى اِلَيْهِ فَاَنْكَرَهٗ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَ بَرِئَ، وَ مَنْ اَنْكَرَهٗ

(۳۷۳)

ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں عبد الرحمٰن ابن ابی لیلیٰ فقیہ سے روایت کی ہے، اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جو ابن اشعث کے ساتھ حجاج سے لڑنے کیلئے نکلے تھے کہ وہ لوگوں کو جہاد پر ابھارنے کیلئے کہتے تھے کہ: ہم جب اہل شام سے لڑنے کیلئے بڑھے تو میں نے علی علیہ السلام کو فرماتے سنا:

اے اہل ایمان! جو شخص دیکھے کہ ظلم و عدوان پر عمل ہو رہا ہے اور برائی کی طرف دعوت دی جا رہی ہے اور وہ دل سے اسے برا سمجھے، تو وہ (عذاب سے) محفوظ اور (گناہ سے) بری ہو گیا، اور جو زبان سے

https://www.afkareislami.com

بِلِسَانِهٖ فَقَدْ اُجِرَ وَ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ، وَ مَنْ اَنْكَرَهٗ بِالسَّيْفِ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا وَ كَلِمَةُ الظّٰلِمِيْنَ هِیَ السُّفْلٰى، فَذٰلِكَ الَّذِیْۤ اَصَابَ سَبِيْلَ الْهُدٰى، وَ قَامَ عَلَى الطَّرِيْقِ، وَ نَوَّرَ فِیْ قَلْبِهِ الْيَقِيْنُ.

اسے برا کہے وہ ماجور ہے اور صرف دل سے برا سمجھنے والے سے افضل ہے، اور جو شخص شمشیر بکف ہو کر اس برائی کے خلاف کھڑا ہو، تا کہ اللہ کا بول بالا ہو اور ظالموں کی بات گر جائے تو یہی وہ شخص ہے جس نے ہدایت کی راہ کو پا لیا اور سیدھے راستے پر ہو لیا اور اس کے دل میں یقین نے روشنی پھیلا دی۔

(۳۷۴) وَفِیْ كَلَامٍ اٰخَرَ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۳۷۴)

يَجْرِیْ هٰذَا الْمَجْرٰى:

اسی انداز پر حضرتؑ کا ایک یہ کلام ہے:

فَمِنْهُمُ الْمُنْكِرُ لِلْمُنْكَرِ بِيَدِهٖ وَ لِسَانِهٖ وَ قَلْبِهٖ، فَذٰلِكَ الْمُسْتَكْمِلُ لِخِصَالِ الْخَيْرِ، وَ مِنْهُمُ الْمُنْكِرُ بِلِسَانِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ التَّارِكُ بِيَدِهٖ، فَذٰلِكَ مُتَمَسِّكٌ بِخَصْلَتَيْنِ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ وَ مُضَيِّعٌ خَصْلَةً، وَ مِنْهُمُ الْمُنْكِرُ بِقَلْبِهٖ وَ التَّارِكُ بِيَدِهٖ وَ لِسَانِهٖ، فَذٰلِكَ الَّذِیْ ضَيَّعَ اَشْرَفَ الْخَصْلَتَيْنِ مِنَ الثَّلَاثِ وَ تَمَسَّكَ بِوَاحِدَةٍ، وَ مِنْهُمْ تَارِكٌ لِّاِنْكَارِ الْمُنْكَرِ بِلِسَانِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ يَدِهٖ، فَذٰلِكَ مَيِّتُ الْاَحْيَآءِ.

لوگوں میں سے ایک وہ ہے جو برائی کو ہاتھ، زبان اور دل سے برا سمجھتا ہے۔ چنانچہ اس نے اچھی خصلتوں کو پورے طور پر حاصل کر لیا ہے۔ اور ایک وہ ہے جو زبان اور دل سے برا سمجھتا ہے لیکن ہاتھ سے اسے نہیں مٹاتا تو اس نے اچھی خصلتوں میں سے دو خصلتوں سے ربط رکھا اور ایک خصلت کو رائیگاں کر دیا۔ اور ایک وہ ہے جو دل سے برا سمجھتا ہے لیکن اسے مٹانے کیلئے ہاتھ اور زبان کسی سے کام نہیں لیتا اس نے تین خصلتوں میں سے دو عمدہ خصلتوں کو ضائع کر دیا اور صرف ایک سے وابستہ رہا۔ اور ایک وہ ہے جو نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے اور نہ دل سے برائی کی روک تھام کرتا ہے، یہ زندوں میں (چلتی پھرتی ہوئی) لاش ہے۔

وَ مَآ اَعْمَالُ الْبِرِّ كُلُّهَا وَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، عِنْدَ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْیِ عَنِ الْمُنْكَرِ، اِلَّا كَنَفْثَةٍ فِیْ بَحْرٍ لُّجِّیٍّ، وَ اِنَّ الْاَمْرَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّهْیَ عَنِ الْمُنْكَرِ لَا يُقَرِّبَانِ مِنْ اَجَلٍ، وَ لَا يَنْقُصَانِ مِنْ رِّزْقٍ، وَ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ اِمَامٍ جَآئِرٍ.

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تمام اعمالِ خیر اور جہاد فی سبیل اللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقابلہ میں ایسے ہیں جیسے گہرے دریا میں لعاب دہن کے ریزے ہوں۔ یہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ایسا نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے موت قبل از وقت آ جائے، یا رزق معین میں کمی ہو جائے۔ اور ان سب سے بہتر وہ حق بات ہے جو کسی جابر حکمران کے سامنے کہی جائے۔

https://www.afkareislami.com

(۳۷۵) {وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ}

وَ عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ:

اَوَّلُ مَا تُغْلَبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْجِهَادِ الْجِهَادُ بِاَيْدِيْكُمْ، ثُمَّ بِاَلْسِنَتِكُمْ، ثُمَّ بِقُلُوْبِكُمْ؛ فَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْ بِقَلْبِهٖ مَعْرُوْفًا، وَ لَمْ يُنْكِرْ مُنْكَرًا، قُلِبَ فَجُعِلَ اَعْلَاهُ اَسْفَلَهٗ، وَ اَسْفَلُهٗ اَعْلَاهُ.

(۳۷۶) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اِنَّ الْحَقَّ ثَقِيْلٌ مَّرِیْٓءٌ، وَ اِنَّ الْبَاطِلَ خَفِيْفٌ وَّبِیْٓءٌ.

(۳۷۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَاْمَنَنَّ عَلٰى خَيْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَذَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۠﴾.

وَلَا تَيْاَسَنَّ لِشَرِّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۝﴾.

(۳۷۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلْبُخْلُ جَامِعٌ لِّمَسَاوِی الْعُيُوْبِ، وَ هُوَ زِمَامٌ يُّقَادُ بِهٖٓ اِلٰى كُلِّ سُوْٓءٍ.

(۳۷۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلرِّزْقُ رِزْقَانِ: رِزْقٌ تَطْلُبُهٗ، وَ رِزْقٌ يَّطْلُبُكَ، فَاِنْ لَّمْ تَاْتِهٖ اَتَاكَ، فَلَا تَحْمِلْ هَمَّ

(۳۷۵)

ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ:

پہلا جہاد کہ جس سے تم مغلوب ہو جاؤ گے، ہاتھ کا جہاد ہے، پھر زبان کا اور پھر دل کا۔ جس نے دل سے بھلائی کو اچھا اور برائی کو برا نہ سمجھا، اسے الٹ پلٹ کر دیا جائے گا۔ اس طرح کہ اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا حصہ اوپر کر دیا جائے گا۔

(۳۷۶)

حق گراں، مگر خوشگوار ہوتا ہے اور باطل ہلکا، مگر وبا پیدا کرنے والا ہوتا ہے۔

(۳۷۷)

اس اُمت کے بہترین شخص کے بارے میں بھی اللہ کے عذاب سے بالکل مطمئن نہ ہو جاؤ، کیونکہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ: ”گھاٹا اٹھانے والے لوگ ہی اللہ کے عذاب سے مطمئن ہو بیٹھتے ہیں“۔

اور اس اُمت کے بدترین آدمی کے بارے میں بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ کیونکہ ارشادِ الٰہی ہے کہ: ”خدا کی رحمت سے کافروں کے علاوہ کوئی اور نا امید نہیں ہوتا“۔

(۳۷۸)

بخل تمام برے عیوب کا مجموعہ ہے اور ایسی مہار ہے جس سے ہر برائی کی طرف کھینچ کر جایا جا سکتا ہے۔

(۳۷۹)

رزق دو طرح کا ہوتا ہے: ایک وہ جس کی تلاش میں تم ہو اور ایک وہ جو تمہاری جستجو میں ہے۔ اگر تم اس تک نہ پہنچ سکو گے تو وہ تم تک پہنچ

https://www.afkareislami.com

سَنَتِكَ عَلٰى هَمِّ يَوْمِكَ! كَفَاكَ كُلُّ يَوْمٍ مَّا فِيْهِ، فَاِنْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمُرِكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَيُؤْتِيْكَ فِیْ كُلِّ غَدٍ جَدِيْدٍ مَّا قَسَمَ لَكَ، وَ اِنْ لَّمْ تَكُنِ السَّنَةُ مِنْ عُمُرِكَ، فَمَا تَصْنَعُ بِالْهَمِّ لِمَا لَيْسَ لَكَ، وَ لَنْ يَّسْبِقَكَ اِلٰى رِزْقِكَ طَالِبٌ، وَ لَنْ يَّغْلِبَكَ عَلَيْهِ غَالِبٌ، وَ لَنْ يُّبْطِئَ عَنْكَ مَا قَدْ قُدِّرَ لَكَ.

قَالَ الرَّضِیُّ: وَ قَدْ مَضٰى هٰذَا الْكَلَامُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، اِلَّاۤ اَنَّهٗ هٰهُنَا اَوْضَحُ وَ اَشْرَحُ. فَلِذٰلِكَ كَرَّرْنَاهُ عَلَى الْقَاعِدَةِ الْمُقَرَّرَةِ فِیْۤ اَوَّلِ الْكِتَابِ.

کررہے گا۔ لہٰذا اپنے ایک دن کی فکر پر سال بھر کی فکریں نہ لادو۔ جو ہر دن کا رزق ہے وہ تمہارے لئے کافی ہے۔ اگر تمہاری عمر کا کوئی سال باقی ہے تو اللہ ہر نئے دن جو روزی اس نے تمہارے لئے مقرر کر رکھی ہے وہ تمہیں دے گا، اور اگر تمہاری عمر کا کوئی سال باقی نہیں ہے تو پھر اس چیز کی فکر کیوں کرو جو تمہارے لئے نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ کوئی طلبگار تمہارے رزق کی طرف تم سے آگے بڑھ نہیں سکتا، اور نہ کوئی غلبہ پانے والا اس میں تم پر غالب آ سکتا ہے، اور جو تمہارے لئے مقدر ہو چکا ہے اس کے ملنے میں کبھی تاخیر نہ ہوگی۔

سیّد رضیؒ فرماتے ہیں کہ: یہ کلام اسی باب میں پہلے بھی درج ہو چکا ہے۔ مگر یہاں کچھ زیادہ وضاحت و تشریح کے ساتھ تھا، اس لئے ہم نے اس کا اعادہ کیا ہے، اس قاعدہ کی بنا پر جو کتاب کے دیباچہ میں گزر چکا ہے۔

(۳۸۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رُبَّ مُسْتَقْبِلٍ يَّوْمًا لَّيْسَ بِمُسْتَدْبِرِهٖ، وَ مَغْبُوْطٍ فِیْۤ اَوَّلِ لَيْلِهٖ قَامَتْ بَوَاكِيْهِ فِیْۤ اٰخِرِهٖ.

(۳۸۰)

بہت سے لوگ ایسے دن کا سامنا کرتے ہیں جس سے انہیں پیٹھ پھرانا نہیں ہوتا، اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں کہ رات کے پہلے حصہ میں ان پر رشک کیا جاتا ہے اور آخری حصہ میں ان پر رونے والیوں کا کہرام بپا ہوتا ہے۔

(۳۸۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اَلْكَلَامُ فِیْ وِثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ، فَاِذَا تَكَلَّمْتَ بِهٖ صِرْتَ فِیْ وِثَاقِهٖ فَاخْزُنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزُنُ ذَهَبَكَ وَ وَرِقَكَ، فَرُبَّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً، وَ جَلَبَتْ نِقْمَةً.

(۳۸۱)

کلام تمہارے قید و بند میں ہے، جب تک تم نے اسے کہا نہیں ہے اور جب کہہ دیا تو تم اس کی قید و بند میں ہو۔ لہٰذا اپنی زبان کی اسی طرح حفاظت کرو جس طرح اپنے سونے چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔ کیونکہ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کسی بڑی نعمت کو چھین لیتی اور مصیبت کو نازل کر دیتی ہیں۔